خس کم جہاں پاک

دنیا کا ہر ملک کسی نہ کسی چیز میں خود کفیل ہوتا ہے اور بعض ممالک کسی خاص شئے میں اتنے مالا مال ہوتے ہیں کہ وہ اس کو دوسرے ممالک میں برآمد کر کہ زرِ مبادلہ کما کر اپنی معیشت کو مضبوط کرتے ہیں۔ کوئی تیل بیچتا ہے تو کوئی اسلحہ، کوئی گاڑیاں برآمد کرتا ہے تو کوئی الیکٹرونک اور الیکٹرک کے آلات، کوئی اناج بیچ کر تو کوئی جہاز ......غرض ہر ملک کی کوئی نہ کوئی خاص شئے اس کی دنیا میں پہچان بن جاتی ہے۔
ہمارے دیس کو دنیا میں بریکنگ نیوز کا سب سے بڑا سرچشمہ کہیں تو بے جا نہ ہوگا۔ دنیا میں کوئی ملک ایسا نہیں جس کا میڈیا ہمارے ملک سے اچھی طرح واقف نہ ہو۔ یہ الگ بات ہے کہ خبروں کی بڑی تعداد منفی اور دکھ دینے والی ہی ہوتی ہے۔ 9/11 ہو یا 7/7 ممبئی میں کچھ ہو یا کرکٹ کے میدان میں، کھلاڑیوں پر بندوق سے حملہ ہو یا کسی سیاسی شخصیت پر خودکش ......سب کی جڑیں اس زمین میں ہی تلاش کی جاتی ہیں۔ کافی دیر سے ہمارے ملک کو دہشت گردی کا لیبل چسپاں کرنے کی بین الاقوامی سازشیں بڑی پلاننگ اور مکاری سے جاری ہیں۔ نیٹو فورسز کو کسی بھی شخص کا نام لے کر کسی بھی اسلامی ملک کے اندرونی معاملات میں مداخلت کرنے کی جیسے عادت پڑ چکی ہے۔ کبھی صدام کے نام پر عراق، کبھی قذافی کے نام پر لیبیا اور کبھی اسامہ کے نام پر افغانستان اور پاکستان......!
ایک دھائی کی انتھک کوششیں آخرکار رنگ لے آئیں اور امریکی سپاہ اسامہ بن لادن کو ہلاک کر کے دنیا اور اپنی قوم کے سامنے سرخرو ہونے میں کامیاب قرار پائی۔ بالآخر دنیا کے مطلوب ترین شخص کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کا امریکی اعلان منظرِ عام پر آ ہی گیا!
"خس کم جہاں پاک"......کاش! ایسا ہو سکتا مگر نہیں اس "خس" کا تو محض بہانہ تھا۔ مگر یہ خس تو امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے گلے میں ایک دہائی تک چبھتا رہا ہے اور اب اس سے نجات تو مل گئی مگر اتنے سال گلے میں چبھتے رہنے کی وجہ سے "خس" نے بری طرح گھائل کر دیا ہے سو یہ زخم ایک تو اندرونی اور دوسرا دس سال پرانا ہے۔ لہٰذا صرف اس "خس" سے خلاصی ہونے سے کام نہیں بنے گا اور نہ ہی عام مرہم اور دوا لگانے سے صحت یابی کا امکان ہے......! اس کی دوا ہے نہ دارو......! صرف آپریشن ہی اس کا واحد حل ہے اور وہ بھی جہاں سے "خس" برآمد ہو وہاں کا آپریشن......! اس آپریشن کی انفرادیت یہ ہے کہ سرجن اپنی مرضی سے مریض اور مرض والی جگہ ڈھونڈتا ہے اور اسے جب چاہے آپریشن تھیٹر بنا لیتا ہے اور کبھی مریض یا اس کے لواحقین سے اجازت لینا تو دور کی بات......دورانِ آپریشن جاں بحق ہونے بلکہ کر دینے کی صورت میں لاش نہ تو ورثہ کے حوالے کی جاتی ہے اور نہ کسی کو دکھائی جاتی ہے۔ البتہ سمندری جانوروں کی بھوک کا احساس کرتے ہوئے فوراً اُن کے حوالے کر دی جاتی ہے۔ کوئی پوچھنے کی جرات بھی نہیں کرتا کہ آپ نے ہماری سرزمین کو وقوعہ بنا کر ہمیں مشکوک بنا دیا ہے بلکہ الٹا سب آمین کہہ کر ہاں میں ہاں ملا دیتے ہیں۔
اب آگے آگے دیکھئے کیا ہوتا ہے۔ 9/11 کے بعد دنیا کی سب سے بڑی بریکنگ نیوز جس کو امریکی مردِ اول نے خود بریک کیا......!!!
اسامہ بن لادن کو پاکستان میں امریکی فوجیوں نے آپریشن کے دوران مار دیا۔ یہ خبر کیا بریک ہوئی کہ پوری دنیا کے میڈیا کی باقی سب خبروں پر جیسے اوس پڑ گئی ہو اور ہمارے دیس کا نام دنیا کے ہر چینل پر آ گیا۔

پاکستان جو دہشت گردی کے خلاف اس پرائی جنگ میں سب سے بڑا حلیف ہے اور اس کو سب سے زیادہ جانی اور مالی نقصان بھی ہوا۔اس نے اپنی تمام سیکورٹی اور خفیہ ایجنسیز کو اس ''کارخیر'' میں ہمہ وقت مصروف رکھا اور بیچاروں کو سب سے زیادہ خودکش حملہ آوروں نے ہدف بھی بنایا۔اور ہوا کیا......؟ جب اسامہ بن لادن کو پکڑنے کی باری آئی تو بازی امریکی فوج لے گئی.......!!! یہ تو ایسا ہی ہے کہ

" کھان پین نوں باندریاں تے مار کھان نوں ریچھ "........!اب تو لگتا ہے کہ اس ریچھ کو اور بھی مار پڑنے والی ہے۔اور یہ بھی ممکن ہے کہ باندریاں ان ریچھوں کی وفا اور محنت کا صلہ جنگل کے بادشاہ سے ناک میں نکیل ڈلوا کر اس کو صدا کے لئے اپنا غلام نہ بنالیں کیونکہ جنگل کے بادشاہ سے ان کا بڑا قریبی تعلق ہے۔

اسامہ بن لادن جو کبھی امریکہ کا سپاہی، مجاہد اور آنکھ کا تارا تھا، امریکہ نے اپنا کام لے لیا تو یہی آنکھ کا کنکرہ بن گیا اور لمحوں میں مجاہد سے دہشت گرد بنا دیا گیا۔اسامہ کی ہلاکت کوئی عام سی بات نہیں بلکہ اس کے در پردہ کافی سوالات ہیں جن کا جواب اکثریت کے علم میں ہے اور بچ جانے والوں کو کچھ وقت گزر جانے کے بعد معلوم ہو جائے گا۔کیا وہ واقعی ہی اسامہ بن لادن تھا؟اگر وہ اسامہ بن لادن تھا تو اس کی لاش کو منظر عام پر کیوں نہیں لایا گیا؟اس کی نعش کو سمندر برد کرنے کی کیا جلدی تھی؟صدام حسین کو تو زمین کی تہہ سے زندہ پکڑا اور سارے منظر کو ریکارڈ بھی کیا گیا تھا اور عدالتی کارروائی سے لے کر پھانسی تک کے مناظر دکھائے گئے۔اسامہ بن لادن تو صرف چند رفقاء کے ساتھ ایبٹ آباد میں ایک گھر میں تھا اور اس کو تو دو درجن کمانڈوز کے ساتھ زندہ پکڑا جا سکتا تھا اور اس پر بھی عدالتی کارروائی کر کے سزا دی جا سکتی تھی۔اس سے تمام شکوک وشبہات ختم ہو جاتے........!اگر وہ اسامہ بن لادن تھا تو کیا مقامی لوگوں اور خفیہ اداروں کو پتہ ہی نہیں چلا۔ایبٹ آباد تو ویسے ہی دہشت گردی کے واقعات کے بعد حساس علاقوں میں شمار ہوتا ہے۔جہاں پر پاکستان ملٹری اکیڈیمی بھی ہے اور اسلام آباد بھی اتنا دور نہیں۔تو کیا وجہ ہے کہ امریکیوں کو تو اسامہ بن لادن کی خوشبو ایک دہائی گزر جانے کے بعد ایبٹ آباد لے آئی۔مگر ہمیں کانوں کان خبر نہ ہوئی۔کیا اس کے پیچھے کوئی لمبی پلاننگ تو نہیں؟بن لادن کی ہلاکت سے کس کو کیا فائدہ ہوا اور کس کو کیا نقصان ہو گا؟ہمارے لیے تو سب سے بڑا منفی پہلو یہ ہے کہ وہ ہمارے ملک میں فوجی ٹریننگ سینٹر کے قریب امریکی فوج کے ہاتھوں مارا گیا۔صرف براک اوبامہ کے کہنے پر ہم یقین کر لیں کہ بن لادن اب اس دنیا میں نہیں رہا۔ایسے تو پہلے بھی ہو چکا ہے اور اسامہ بن لادن دوسرا اور پھر تیسرا جنم لے کر امریکی صدور کی مشکل کشائی کے وقت آ پہنچتا ہے۔جیسے زندہ ہاتھی لاکھ کا اور مرا سوا لاکھ کا ہو........!کہیں اس ہاتھی کو پاکستان میں مار کر کچھ زیادہ قیمت نہ مانگ لی جائے اور do more کی پالیسی کو ٹاپ گیئر میں ڈال کر گاڑی بھگانے کو نہ بول دیا جائے۔کیا اس کو پاکستان میں مارنے کا ڈرامہ رچا کر خاص نتائج حاصل کرنے کی پلاننگ تو نہیں؟آئندہ الیکشن میں براک اوبامہ کو یہ مرا ہاتھی مزید پانچ سال سفید مکان میں رہنے کا حقدار نہ بنا دے؟پاکستان کی خفیہ اور سیکورٹی اداروں پر بھی ایک سوالیہ نشان بنانے کی پلاننگ تو نہیں؟اس طرح کے کئی اور سوالوں کا جواب آئندہ آنے والا وقت ہی بتائے گا لیکن ہمارے لیکن اب اپنی خارجہ پالیسی تشکیل دینے کیلئے بہت سے مشکلات منتظر ہیں۔

تحریر: سہیل احمد لون

سربٹن۔سرے
مئی ۲۰۱۱ء

sohailloun@gmail.com